صحابہ کے ساتھ "رحمۃ اللہ علیہ" اور اولیاء کے ساتھ "رضی اللہ عنہ" لکھنا یا پڑھنا کیسا؟

ریفرنس نمبر:Nor-11804

تاریخ:21-09-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا صحابہ کرام کے نام کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ اور اولیائے کرام کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ پڑھنا درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

صحابہ کرام کے نام کے ساتھ "رحمۃ اللہ علیہ" اور اولیاء اللہ کے نام کے ساتھ "رضی اللہ عنہ" پڑھنا جائز ہے، لیکن مستحب یہ ہے کہ صحابہ کرام کے نام کے ساتھ ترضّی کے صیغے مثلا:"رضی اللہ عنہ، رضوان اللہ علیہ" اور اولیاء اللہ اور نیک بندوں کی وفات کے بعد ان کے نام کے ساتھ ترحّم کے صیغے مثلاً:"رحمۃ اللہ علیہ، علیہ الرحمۃ" وغیرہ پڑھے جائیں، البتہ اگر اولیاء کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھا جائے، تو یہ بھی جائز ہے۔

مجمع الانہر میں ہے:"يستحب الترضي للصحابة والترحم للتابعين ومن بعدهم من العلماء والعباد وسائر الأخيار، وكذا يجوز الترحم على الصحابة والترضي للتابعين ومن بعدهم من العلماء والعباد "یعنی مستحب یہ ہے کہ صحابہ کے لیے ترضی (رضی اللہ عنہ) جبکہ تابعین اور ان کے بعد والے علماء و اولیاء اور تمام نیک بندوں کے لیے ترحم (رحمۃ اللہ علیہ) جیسے دعائیہ الفاظ استعمال کیے جائیں اسی طرح یہ بھی جائز ہے کہ صحابہ کے لیے ترحم اور اولیاء کے لیے ترضّی کے جملے استعمال کیے جائیں۔

(مجمع الانھر، جلد04، صفحہ491، مطبوعہ کوئٹہ)

تنویر الابصار اور اس کی شرح درمختار میں ہے:"ويستحب الترضي للصحابة۔۔۔والترحم

للتابعين ومن بعدهم من العلماء والعباد وسائر الأخيار و كذا يجوز عكسه ،وهوالترحم للصحابة والترضي للتابعين ومن بعدهم "یعنی صحابہ کرام کے لیے رضی اللہ عنہ جبکہ تابعین اور ان کے بعد والے علماء، اولیاء اور تمام نیک لوگوں کے لیے رحمۃ اللہ علیہ پڑھنا مستحب ہے اور اس کا عکس بھی جائز ہے، یعنی صحابہ کے لیے رحمۃ اللہ علیہ کہنا اور اولیاء کے لیے رضی اللہ عنہ استعمال کرنا بھی جائز ہے۔

(درمختار، جلد10، صفحہ520، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فتاویٰ رضویہ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: "رضی اللہ عنھم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تو کہا ہی جائے گا، ائمہ واولیاء وعلمائے دین کو بھی کہہ سکتے ہیں، کتاب مستطاب بھجۃ الاسرار وجملہ تصانیف امام عارف باللہ سیدی عبد الوہاب شعرانی وغیرہ اکابر میں یہ شائع وذائع ہے۔ تنویر الابصار میں ہے: يستحب الترضي للصحابة والترحم للتابعين ومن بعدهم من العلماء والعباد وسائر الأخيار و كذا يجوز عكسه على الراجح "یعنی (صحابہ کرام کے اسمائے گرامی کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا یا لکھنا مستحب ہے تابعین اور بعد والے علما، اولیا اور نیک بندوں کے لیے رحمۃ اللہ علیہ کہنا اور لکھنا مستحب ہے اور اس کا عکس بھی راجح قول کے مطابق جائز ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد23، صفحہ390، رضافاونڈیشن، لاھور)

مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فتاوی امجدیہ میں فرماتے ہیں: "بزرگان دین کے ساتھ ترضی یعنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا اور لکھنا جائز ہے۔" (فتاویٰ امجدیہ، حصہ04، صفحہ345، مکتبہ رضویہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

13صفر المظفر 1443ھ/21ستمبر 2021ء

المفتی دارالافتاء اہلسنت darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے